الله

بسم الله الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دوبار

۱۵ اکتوبر ۱۹۳۰ء

۲۳ جمادی الاول ۱۳۴۹ھ

چندہ سالانہ ۲ روپیہ

نمبر ۲۱ — جلد ۴

ایڈیٹر

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

سیرت نبوی کے متعلق جلسے		۳/۴
اسلام	فاطمہ بیگم صاحبہ منٹگمری	ص ۵
نیند کیا چیز ہے؟	نظیر بیگم صاحبہ بٹالہ	ص ۶
متفرق اقتباسات		
احادیث نبوی	ماخوذ	۷/۱۸

سرورِ کائنات
(علیہ الصلوٰۃ)

محبوبِ حق ہو سیدِ ذی نشاں تمھیں تو ہو
قائم ہے جس سے عالمِ امکاں تمھیں تو ہو

لولاک جس کی شانِ مقدس میں آیا ہے
خود ہے خدا بھی جس کا ثناخواں تمھیں تو ہو

رحمت جہان کے لئے ہو شاہِ مرسلیں
اور ناخدائے کشتیٔ عصیاں تمھیں تو ہو

جس کا غلام پاتا ہے رُتبہ مسیحؑ کا
فخرِ امم ہو صاحبِ قرآں تمھیں تو ہو

جس نے جہاں کو جہل و ضلالت سے دی نجات
وہ چشمۂ علوم، خُدا داں تمھیں تو ہو

دنیا کو پاک جس نے کیا شرک و کفر سے
وحدت کا ہے جو بانی، وہ باراں تمھیں تو ہو

پودے جو ہیں ہدایت و انوار کے لگے
اس فصلِ گُل کے موجدِ ذیشاں تمھیں تو ہو

روشن ہوئے زمین و زماں جس کے نور سے
شمعِ ہُدیٰ وہ ماہِ درخشاں تمھیں تو ہو

خوشبو سے جس کی گلشنِ امکاں مہک اُٹھا
عالم ہُوا یہ جس سے فروزاں تمھیں تو ہو

اصنام کو چھُڑا کے کیا جس نے حق پرست
توحید کے وہ مرسلِ یزداں تمھیں تو ہو

ہے جس نے دی زمانہ کو پاکیزہ زندگی
روحی فداک قُدسیٔ دوراں تمھیں تو ہو

بیکس کے ہو سہارے تو مظلوم کے کفیل
بیماریٔ قلوب کے درماں تمھیں تو ہو

ہم پر ہیں جس کے فیض و عنایات بے شمار
جس کا کرم ہے ہم پہ فراواں تمھیں تو ہو

ہم تھیں ذلیل و خوار نگاہِ جہان میں
توقیر بخشی جس نے وہ اے جاں تمھیں تو ہو

ناچیز و ناتوان کو دی قدر و منزلت
وہ مہربانِ محسنِ دوراں تمھیں تو ہو

خلقِ خدا کے کعبہ مقصود ہو تمھیں
وابستہ جس سے ہیں سبھی ارماں تمھیں تو ہو

پروانہ شمعِ بزمِ نبوّت کی ہے شمیم
جس رُخ پہ جان ہو گئی قربان تمھیں تو ہو

امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شمیم از قادیان دارالامان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۰ء

۲۶ - اکتوبر کو سیرت نبوی صلعم کے متعلق جلسے

حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کے ماتحت سکرٹری صاحب ترقی اسلام نے جو اعلان شائع کیا ہے اس کا خلاصہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے:-

گذشتہ دو سالوں میں سیرت نبوی صلعم کے متعلق جلسوں کا انعقاد جون میں ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس سال جلسے بجائے جون کے اکتوبر میں کیئے جائینگے۔ جبکہ موسم عام طور پر خوشگوار ہوتا ہے۔ پس اس نیک مقصد اور نہایت ہی مبارک کام کیلئے اس سال ۲۶ اکتوبر اتوار کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ ان جلسوں کی غرض نہ تو احمدیت کی تبلیغ ہے۔ اور نہ ہی ان جلسوں کا یہ مطلب ہے کہ انکی وجہ سے ایسی صورت اختیار کیجائے۔ کہ جس سے لوگ یہ سمجھیں۔ کہ جماعت احمدیہ اپنی خصوصیات میں کمی یا کسی قسم کی نرمی اختیار کر رہی ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ان جلسوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک کے متعلق دنیا کو آگاہ کرنے کے لئے مسلمانوں۔ ہندوؤں۔ سکھوں اور عیسائیوں وغیرہ کو دعوت دیں اور اُن کو ان جلسوں میں شریک کرنے کی کوشش کریں تاکہ مسلمان اپنے آقا اور اپنے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرۃ و حالات و تعلیم سے آگاہ ہو کر حضور صلعم کے اُسوۂ حسنہ پر چلنے کی کوشش کریں۔ اور تاکہ غیر مسلموں میں جو تعصب اور بدظنیاں اسلام اور اسلام کی تعلیم اور مسلمانانِ عالم کے پیشوا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پھیلی ہوئی ہیں وہ آہستہ آہستہ اسلام کی اصل تعلیم اور حضور صلعم کے اصل حالات سے آگاہی ہونیکے بعد رفع ہو جائیں۔ اور دنیا اسلام کا منور چہرہ دیکھ لے۔ (۱) گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی پنجاب کے اندر اضلاع کی۔ اور پنجاب سے باہر صوبجات کی مرکزی انجمنوں کے لیے جلسوں کی ایک خاص تعداد مقرر کی گئی ہے۔ احمدیہ جماعتوں اور اُن احمدی احباب کو جو متفرق طور پر بعض علاقوں میں رہتے ہیں۔ کوشش کرنی چاہئیے۔ کہ وہ اس تعداد کو جو انکے لئے مقرر کیگئی ہے۔ پورا کرنیکی کوشش کریں۔ اور ایسے رنگ میں کوشش کیجائے۔ کہ اخراجات میں بھی حتی الامکان گذشتہ سالوں کی نسبت بہت کمی ہو۔ اور ہر ایک امر میں سہولت کو مدِنظر رکھا جائے۔ اور اخراجات کے لحاظ سے کوئی قدم ایسا نہ اٹھایا جائے۔ جسکا اثر مرکزی چندوں یا احمدیہ جماعتوں کی کمائی حالات پر پڑے * (۲) اس سال کے مضمون کا عنوان "عرفان الٰہی اور محبت باللہ کا عالی مرتبہ۔ جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کو قائم کرنا چاہتے تھے" ہوگا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ گذشتہ دو سالوں کے مضامین کو بھی دہرایا جائے۔ جن سے لیکچروں کی تیاری میں خاص مدد ملیگی۔ لیکن یہ امر یاد رہے۔ کہ کسی صاحب کو یا کسی انجمن کو نوٹ مفت نہیں دیئے جائینگے۔ بلکہ قیمتاً بھیجے جائینگے * (۳) جہاں لیکچرار

کا کوئی انتظام غیر احمدیوں یا غیر مسلموں میں سے نہ ہو۔ وہاں مقامی احمدی لیکچرار جماعت سے تیار کیا جائے۔ کیونکہ مرکز سے ہر جگہ لیکچرار نہیں بھیجے جا سکتے +

امید کی جاتی ہے۔ کہ اس اعلان کی تعمیل میں خواتین جماعت احمدیہ بھی حصہ لینگی جہاں جہاں لجنات قائم ہیں یا کوئی با اثر احمدی خاتون موجود ہے وہاں ایک مجلس منعقد کی جائے اور ہر مذہب و ملت کی خواتین کو دعوت دی جائے۔ کہ وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے واقفیت حاصل کریں تا ایک دوسرے کے مذاہب اور رہادیوں کے حالات سے آگاہی ہو۔ اور اتحاد و اتفاق روز افزوں ہو۔ اگر حالات اجازت دیں تو ایسا موقعہ پیدا کیا جائے کہ کوئی تعلیم یافتہ بے تعصب غیر مسلم خاتون حضرت رسول کریمؐ کی سیرت پر لیکچر دے ایسے جلسوں کی رپورٹ مختصر یہاں بھجوا دی جائے اس سال کا مضمون "عرفان الٰہی اور محبت باللہ کا عالی مرتبہ ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کو قائم کرنا چاہتے تھے" اسکے متعلق ترقی اسلام کی طرف سے ۱۸ صفحے کے نوٹ شائع کر دیئے گئے ہیں ۱/ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھائیں +

الفضل کا خاتم النبیین نمبر بھی مرتب ہو رہا ہے جو ۲۶ اکتوبر سے پہلے ہی شائع کر دیا جائے گا۔ اس میں خواتین کے مضامین بھی ہوا کرتے ہیں۔ مصباحی بہنوں کو اس کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا چاہیئے۔ قیمت چار آنے فی کاپی سے زائد نہیں ہوگی +

بی بیوں سے نرم سلوک

حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلعم کی خواہش تھی کہ حضورؐ کی ازواج مطہرات بھی آپؐ کی طرح دنیا کے مال و متاع سے بے رغبتی اختیار کریں چنانچہ آپؐ نے انکو فرمایا۔ ان کنتن تردن الحیٰوۃ الدنیا وزینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا ـ

(۲) بی بیوں سے عدل کرتے۔ سفر پر بھی ایک بی بی ساتھ رکھتے۔ اور قرعہ اندازی سے اسکا انتخاب فرماتے تا عدل میں فرق نہ آئے۔

(۳) آپؐ کی اپنی بی بیوں سے وفاداری حضرت خدیجہؓ کا ہمیشہ ایسے رنگ میں ذکر فرماتے۔ کہ سنکر دوسری بی بیوں میں رشک پیدا ہوتا۔ حضرت عائشہؓ کی روایت :- آپؐ حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں پر بھی احسان فرماتے رہتے۔ اور انکو ہدایا بھیجتے رہتے +

(۴) بی بیوں کی دلداری اور محبت کا اظہار جہاں بی بی نے منہ رکھ کر پانی پیا۔ حضرت عائشہؓ کو حبشیوں کے جنگی کرتب پردہ کے پیچھے سے خود کھڑے ہو کر دکھائے۔ حضرت عائشہؓ کے ساتھ اونٹ کی دوڑ میں مقابلہ کیا۔ اور پہلی مرتبہ عمارا اونٹ کو تیز نہ کیا۔ کھانے کے متعلق کبھی نکتہ چینی نہ فرمائی +

بی بیوں کی خاطرداری سے شہد کھانا ترک فرما دیا۔ حضرت عائشہؓ کو چھوٹی عمر میں اپنی ہم عمر لڑکیوں کے ساتھ گڑیوں وغیرہ کے ساتھ کھیلنے سے نہ روکتے۔ ایسا ہی اپنی بی بیوں کو عورتوں کے گیت سننے سے نہ روکتے +

(۵) بی بیوں کے باہمی معاملات میں عدل فرماتے۔ حضرت عائشہؓ نے دوسری بیوی کا کاسہ توڑ دیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ اس کے کاسہ کے عوض میں کاسہ دیدو +

(۶) آپؐ کے نزدیک بہتر انسان وہ تھا۔ جو اپنے گھر والوں سے بہتر سلوک کرے۔ خیرکم خیرکم لاھلہ (الحدیث)

اسلام

مذہب اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں چھوت چھات یا ذات پات کا جھگڑا نہیں اس میں جبر سختی ۔ لوٹ مار ۔ دشنام ۔ دل آزاری نہیں ۔

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے عورت ذات کو ایک بلند بالا ہستی قرار دیکر اس کی عزت کو قائم کیا ہے ۔ اسلام ساری دنیا کو ایک رشتہ میں باندھنے والا ہے ۔ ہر دل اور ہر آنکھ کا اجالا ہے ۔ امن اور آزادی کو قائم کرنے والا ہے ۔ اسلام ہی ایسا مذہب اور ایسا دین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سوائے اسکے اور کوئی مذہب مقبول نہیں ان الدّین عند اللہ الاسلام ۔ چنانچہ اسی دین مبارک پر قائم رہنے کی وصیت حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہم السلام نے اپنی اولاد کو کی تھی ۔ چونکہ ہم ایک ایسے رسولؐ کی اُمّت ہیں جو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین اور خاتم المرسلینؐ ہیں ۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس پر ہم عمل پیرا ہو کر اپنے آپ کو خالص مسلمان بنائیں ۔ غیر اللہ کی غلامی کی قیود سے اپنے آپکو آزاد رکھکر دنیا میں بھی آرام کی زندگی بسر کریں ۔ اور عاقبت میں بھی فلاح پائیں ۔ اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس کے ذریعہ سے انسان کو نجات حاصل ہو سکتی ہے ۔ اسکے متعلق قرآن کریم کا خود وعدہ ہے ۔ جو مجھ سے محبت کرتا ہے میں اُس کی محبت کو بڑھا دیتا ہوں اور خدا تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہوں ۔ دوسرے مذاہب تو یہ کہتے ہیں ۔ کہ ہم انسان کا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کرتے ہیں ۔ مگر اسلام میں یہ فضیلت ہے ۔ کہ میں وہی تعلیم نہیں دیتا کہ جس سے تمہارے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے بلکہ ایسی تعلیم دیتا ہوں کہ جس سے خدا خود تمہیں بلانے لگ جائے ۔ پس اسلام صرف یہی نہیں کہتا کہ نیک بنجاؤ بلکہ یہ کہتا ہے کہ ایسے نیک بنجاؤ کہ خدا خود تمہیں بلائے اور کہے کہ تم میرے محبوب ہو ۔ اور پھر اسلام یہی نہیں کہتا کہ مرنے کے بعد تمہیں پتہ لگ جائیگا بلکہ دنیا میں ہی ثبوت دیتا ہے کہ تم سیدھے رستہ پر ہو ۔ اسی دنیا میں خدا کے محبوب بنجاؤ ۔ محبوب کے یہ معنی ہیں کہ جب انسان دکھ درد میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے ۔

پس اسلام ہی کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوبؐ کو بھیجا تاکہ اسلام کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے ۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوبؐ نے مذہب اسلام ہی کی خاطر دنیا میں اتنی صعوبتیں اور تکلیفیں اٹھائیں آپؐ کی وفات کے ساڑھے ۱۳۰۰ سال بعد پھر اسلام ہی کی خاطر حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا تاکہ دوبارہ مذہب اسلام کی عزت و شہرت دوبالا کرے ۔ اور فرمایا میں اس کے ذریعہ مذہب اسلام کو قائم کرونگا اور دنیا میں پھیلاؤنگا ۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایسے پُرخطر زمانہ میں اسلام کی صداقت ثابت کرنیکے لئے ایک دروازہ کھولا اور قادیان سے اس شخص کو چُنا اور فرمایا کہ چونکہ تو حضرت محمد صلعم کی غلامی کا جُوا اپنی گردن میں ڈالے ہوئے ہے اسلئے میں تمہیں اسلام کی خدمت اور محمد رسول اللہ صلعم کی عظمت کیلئے کھڑا کرتا ہوں ۔ والسلام

خاکسار عاجزہ فاطمہ بیگم از منٹگمری

نیند کیا چیز ہے؟

ہائے میٹھی نیند تو کیا چیز ہے
تیرے آگے سلطنت ناچیز ہے

نیند کے متعلق کئی خیال پیش کیئے جاتے ہیں۔ مشرقی حکماء کے نزدیک انسان میں اندرونی و بیرونی دو نفس ہوتے ہیں۔ اندرونی نفس موت تک قائم اور برقرار رہتا ہے۔ لیکن بیرونی نفس بعض اوقات نیم بیہوشی کی حالت اختیار کر لیا کرتا ہے۔ اسی حالت کو نیند کہا جاتا ہے۔

پرانے نظریہ کے مطابق نیند کو ایک طبعی تقاضا خیال کیا جاتا ہے جو دن کے وقت کاروبار میں خرچ ہونیوالی قوتوں کی بحالی کیلئے لازمی و ضروری ہے۔ اور جسکے بغیر زندگی ناممکن ہے۔

برخلاف ازیں نئی تحقیقات کے انسان اس نظریہ پر قائم ہو رہے ہیں۔ کہ یہ طبعی تقاضا نہیں ہے۔ بلکہ صرف ایک عادت ہے جسکو ہم لکھوکھا سال کی مدت سے اپنے باپ دادوں سے ورثہ میں پاتے رہے ہیں اور اس خیال کی تائید میں ایسے اشخاص پیش کیئے جاتے ہیں جنہوں نے قریباً قریباً نیند کی عادت ترک کر دی ہے۔ ایڈیسن کے متعلق مشہور ہے کہ وہ کئی کئی دن سونے کے بغیر گذار دیتا ہے اور سونے کیحالت میں بھی ایک یا دو گھنٹوں سے زیادہ بستر میں نہیں گذارتا۔ "بے خوابی" کے بہت سے مریض ایسے دیکھے گئے ہیں جو متواتر کئی کئی ہفتے بیدار اور جاگتے رہتے ہیں ہنگری کے ایک سابق سپاہی کی مثال نے طبی دنیا کو حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ اسے ۱۹۱۵ء میں جنگ میں گولی لگ گئی۔ اُس دن سے آجتک ایک لمحہ کیلئے بھی وہ کبھی نہیں سویا۔ پندرہ برس کا لمبا زمانہ اس نے نائٹ کلبوں میں جاگ کر گذارا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ وہ بالکل توانا و تندرست ہے۔

اس نئے نظریہ کے انسانوں کا خیال ہے۔ کہ ابتدا میں جبکہ انسان آگ یا کسی دوسری روشنی پر قدرت نہ رکھتا تھا۔ اور اُسے جنگلی درندوں کا خوف دامنگیر رہا کرتا تھا۔ اسے اپنا بہت سا وقت تاریک غاروں میں بیکار گذارنا پڑتا تھا۔ اور اس طرح آرام کر کے وہ اپنی دن بھر کی تھکان اور دوڑ دھوپ میں ضائع شدہ طاقت بحال کر لیا کرتا تھا۔ اسی حالت میں صدیاں گذر گئیں اندھیرے اور ناموافق موسم کے باعث انسان رات کو باہر نہ نکلتا تھا۔ اور اسی طرح اس نے نیند اور سونے کی عادت اختیار کر لی۔ اور ہزارہا برس تک نسلاً بعد نسلٍ اس عادت میں مبتلا رہنے کے باعث یہ انسان کی فطرت ثانی بن گئی۔

ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اب جبکہ ہمیں امن نصیب ہے اور رات کے اندھیرے کو ہم بجلی وغیرہ سے فتح کر چکے ہیں۔ نیند ایک غیر ضروری شئے ہو گئی ہے۔ اب اپنی زندگی کا قریباً ایک تہائی حصہ سو کر گذار دینا قیمتی وقت کا محض ضائع کرنا ہے۔ اور یہ وقت دوسرے مفید و کار آمد کاموں میں صرف کیا جا سکتا ہے۔

یہ عادت (نیند) مہذب اقوام میں روز بروز کم ہو رہی ہے۔ اور ہم لوگ اسے چھوڑ رہے ہیں لیکن اسے بکلی طور پر ترک کرنیکے لئے ابھی ایک لمبا زمانہ درکار ہوگا۔ یہ بات یقینی ہے کہ آخر ایک دن ایسا آئیگا کہ جبمیں لوگوں کو نیند کا علم تک بھی باقی نہ رہیگا۔ تھکان اور دن بھر کیا صرف شدہ طاقتوں کو وہ صرف تشغل اور کاروبار کی تبدیلی سے بحال کر لیا کرینگے۔

بالآخر میں محترمہ حریم بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر شاہنواز صاحب افریقہ سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنے قابل شوہر کی امداد سے اس عجیب مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔ والسلام

راقمہ نظیر بیگم بنت شیخ محمد عبدالرشید صاحب سوداگر چرم - بٹالہ

توارج ملثمین [۱]

(عورت)

اس قوم کی عورتیں ذہانت میں مردوں سے ممتاز ہوتی ہیں۔ لیکن نسوانی حسن و جمال سے بالکل بے بہرہ ہیں بلکہ اس کے برعکس حسن و جمال کا حصہ مردوں کو ملا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ اس قوم میں شاعرہ زیادہ تر عورتیں ہوتی ہیں۔ مرد بہت کم شاعر ہوتے ہیں کیونکہ مردوں کے حسن کی کشش عورتوں کے شاعرانہ جذبات کو بھڑکاتی ہے۔ اور عورتوں کی بداندامی مردوں کے شاعرانہ جذبات کو سرد کر دیتی ہے۔ اور غالباً اسی وجہ سے مرد ایک عورت سے زیادہ عورتوں سے نکاح نہیں کرتے۔ اور پہلی عورت کو طلاق دیکر دوسری عورت کو اپنے نکاح میں نہیں لاتے لیکن طلاق و تعدد ازدواج کی رسم کے جاری نہ ہونے کی اصلی وجہ یہ ہے۔ کہ اس قوم میں عورتوں کو غیر معمولی اقتدار حاصل ہے اس لئے نکاح و طلاق کا معاملہ تمامتر ان کے ہاتھ میں ہے لیکن باوجود اس اقتدار کے بجز مجبورانہ صورتوں کے عورت اپنا نکاح بذاتِ خود نہیں کر سکتی بلکہ اس معاملے میں اپنے اوپر کسی قدر مرد کے اثر و اقتدار کو بھی تسلیم کرتی ہے۔ بلکہ جو عورت عمر بھر نکاح نہیں کرتی وہ اس قوم میں بہت زیادہ قابل ستائش خیال کی جاتی ہے۔

اس قوم میں لڑکیوں کو لڑکوں سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ جب لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ تو باہم ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعوتیں کرتے ہیں اور جب وہ بالغ ہوتی ہے۔ تب بھی جلسے کرتے ہیں۔ اور دعوتیں کرتے ہیں۔ اور موقع پر وہ ایک مجمع عام میں شریک ہوتی ہے۔ اور نوجوان لوگ بالکل نقاب پوش ہو کر اور عمدہ لباس زیب تن کر کے اپنے آپ کو اسکے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور ان میں ہر نوجوان کی یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ اس کا انتخاب کر لے لیکن ادب کے مارے کوئی شخص زبان سے اس خواہش کا اظہار نہیں کر سکتا بلکہ وہ خود بالکل بے پردہ مسکراتی ہوئی ان کے سامنے سے گذرتی ہے اور جب ان میں سے کسی کا انتخاب کر لیتی ہے۔ تو بقیہ لوگ نہایت مایوسی کے ساتھ واپس آتے ہیں۔ اور کامیاب شخص نہایت مسرت کے ساتھ فخر و غرور کے نشہ میں جھومتا ہوا لوٹتا ہے۔ اسکے بعد نکاح سے پہلے کچھ دن تک دوستانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایک کی دوسرے کے یہاں آمد و رفت رہتی ہے۔ اور باہم تنہائی میں ملتے جلتے رہتے ہیں۔ پھر مجمع عام میں آکر عورت اعلان کرتی ہے۔ کہ وہ اس کا شوہر ہے اور اس میں تمام شریفانہ اخلاق پائے جاتے ہیں۔ یہ شریفانہ اخلاق چند معمولی رسمی چیزیں ہیں۔ مثلاً اگر کوئی مرد اپنی بی بی کے علاوہ کسی دوسری عورت کے سامنے کھاپی لے یا بے نقاب ہو جائے۔ تو یہ بی بی کی سخت ناقابل معافی توہین خیال کی جاتی ہے۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے۔ کہ مرد عورت کے سامنے اس قسم کا کوئی کام ہی نہ کرے۔ اس قوم میں یہ بات اور تمام قوموں کے خلاف پائی جاتی ہے۔ کیونکہ عرب اور اکثر دوسری قوموں میں اس کے برعکس یہ دستور ہے کہ عورتیں ہی مردوں کے سامنے کھاپی نہیں سکتیں۔ ایک عجیب بات یہ ہے کہ اس قوم میں مرد جب عورت سے ملتا ہے تو نہایت عمدہ لباس اور عمدہ ہیئت میں ہوتا ہے

[۱] ایک نقاب پوش قوم

لیکن عورت اس سے نہایت معمولی لباس میں ملاقات کرتی ہے۔

جب کوئی نوجوان لڑکی شوہر کا انتخاب کر لیتی ہے تو اس کا باپ اس کے ساتھ اس کا نکاح کر دیتا ہے۔ اور اس موقع پر مجبوراً عورت کو زیب و زینت کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس آرائش کی صورت یہ ہے کہ وہ اپنے بالوں کو کوئلہ اور زیتون کے تیل سے رنگ لیتی ہے اور جب صبح کو سو کر اُٹھتی ہے تو یہ سیاہی اس کے چہرہ گردن اور سینے پر پھیل کر نہایت بدنما منظر پیش کرتی ہے۔

اس قوم کے بدو قبائل میں شادی و برات کا طریقہ یہ ہے کہ عورتیں گاتی بجاتی ہوئی ایک میدان میں نکل جاتی ہیں اور تقریباً دس مرد اونٹوں پر سوار ہو کر ناچتے ہیں۔ آخر میں جس عورت کی شادی ہونے والی ہوتی ہے۔ وہ اپنے دوپٹے کو ایک چھڑی میں لٹکا کر ہلاتی ہے اور وہ شتر سوار اس کے لینے کو دوڑتے ہیں۔ اور جو شخص اس کے ہاتھ سے دوپٹہ لے لیتا ہے اسکو بڑا فخر حاصل ہو جاتا ہے۔ شہری قبائل میں تنہا مرد ناچتے ہیں اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے۔ کہ ایک مرد اپنا نیزہ ہاتھ میں لے لیتا ہے اور ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ناچتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس جزائر کے بربر اور بعض قبائل عرب بلکہ اسپین اور یورپ میں یہ دستور ہے کہ شادی و برات میں صرف عورتیں ناچتی ہیں اور مرد گاتے ہیں۔ اگر اس کی یہ وجہ ہے کہ عورت کی غلامی اس درجہ کو پہنچ گئی تھی کہ مرد نے اس کو ایک کھیل تماشے کی چیز سمجھ لیا تھا اور ناچنے کیلئے اسکو مخصوص کر لیا تھا تو یہ ماننا پڑیگا۔ کہ توارج کے یہاں عورت کا اقتدار اسقدر بڑھ گیا ہے۔ کہ اس نے مرد ہی کو ایک کھیل تماشے کی چیز بنا لیا ہے۔

عام متمدن ملکوں میں نکاح کے بعد عورت گمنام ہو جاتی ہے۔ اور اسکو صرف اس طرح موسوم کرتے ہیں فلاں عورت کا شوہر فلاں عورت کا بیٹا۔ عورت کا باپ اور برادر اس سے بھی عورت کے غیر معمولی اقتدار کا اندازہ ہوتا ہے۔

توارج کی اجتماعی زندگی عام مسلمانوں سے جن وجوہ کی بنا پر مختلف ہے ان میں ایک یہ ہے کہ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر عورتیں اپنے مکان کے قریب کسی کھلی ہوئی جگہ میں نکل جاتی ہیں۔ اور ایک یا متعدد ٹولیوں میں منقسم ہو کر بیٹھ جاتی ہیں۔ اور ان میں سے ایک مغنیہ گانا بجانا شروع کرتی ہے۔ مرد بھی نقاب پوش ہو کر اور عمدہ لباس زیب تن کر کے آتے ہیں اور نہایت ادب سے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اِدھر اُدھر مطلق نہیں دیکھ سکتے۔ جو لوگ ان مجمعوں سے دُور رہتے ہیں وہ خاص ان کے لئے اونٹ رکھتے ہیں۔ اور جب مجمع کے پاس پہنچتے ہیں تو سلام کرتے ہیں اور اونٹ بٹھاتے ہیں۔ لیکن جب تک صدر مجلس جو ہمیشہ ایک عورت ہوتی ہے اجازت نہ دے اونٹ سے اُتر نہیں سکتے۔ ان مجمعوں میں مرد عورت کی آواز سے نہ اپنی آواز بلند کر سکتا ہے نہ گا بجا سکتا ہے البتہ اگر وہ خوش گلو ہو اور عورتیں خواہش کریں تو وہ گا سکتا ہے جب رات زیادہ گذر جکتی ہے

تو صدر مجلس مجمع کے منتشر ہونیکا حکم دیتی ہے ۔

لباس

سخت سردی کے موسم میں اس قوم کے لوگ عبا اور چمڑے کی ٹوپیاں استعمال کرتے ہیں۔ اور انکے علاوہ اور لوگ اونی اوور کوٹ پہنتے ہیں عورت اور مرد دونو کا لباس یکساں ہوتا ہے اور وہ سادہ اور موٹے کپڑوں میں تیار کیا جاتا ہے جو انگلینڈ سے آتے ہیں۔ اور یہ لوگ انکو نیلگوں رنگ میں رنگ لیتے ہیں بلکہ جو عبا جسقدر زیادہ نیلی اور چمکدار ہو اسیقدر عمدہ خیال کیجاتی ہے۔ یہ لوگ کپڑوں کو بالکل نہیں دھوتے اور جبتک وہ بدن سے پھٹکر خود اتر نہ جائیں انکو بدن سے نہیں اتارتے۔ یہ لوگ منہ اور ہاتھ پاؤں نہیں دھوتے اور نماز کیلئے صرف تیمم کرتے ہیں حالانکہ وہ مریض نہیں ہوتے اور پانی موجود ہوتا ہے یہ لوگ نہایت سادے جوتے پہنتے ہیں جو زرافہ یا نیل گاؤ کے چمڑے کے ہوتے ہیں اور انپر ایک نرم اور منقش چمڑہ بھی لگا لیتے ہیں اور اسکو شوق و نمائش کی چیز سمجھتے ہیں۔ مرد کا جوتا اسکے پاؤں ہی کے برابر ہوتا ہے یہی حالت اور لباسوں کی بھی ہے ۔

مردوں کی نقاب بھی معمولی پہننے کے کپڑوں کی ہوتی ہے اور چمکدار اور نیلا رنگ اس کے لئے بھی لازمی ہے۔ مرد صرف گھر میں جب تنہا ہوتے ہیں۔ تو نقاب کو چہرے سے اتار سکتے ہیں۔ عورتوں بالخصوص اپنی بیویوں کے سامنے بے نقاب ہونا سخت عیب خیال کیا جاتا ہے۔ اس نقاب پوشی کی ایک وجہ تو سردی گرمی اور غبار سے محفوظ رہنا ہے دوسرا سبب یہ ہے کہ اس سے لوٹ مار کے موقع پر صورت مہیب ہوجاتی ہے ۔

عقائد مذہبی

یہ لوگ مسلمان ہیں۔ اور صرف اپنے آپ کو سچا مسلمان سمجھتے ہیں۔ "جانت" انکا مقدس شہر ہے اور ان کا خیال ہے کہ مکہ معظمہ پہلے یہیں ایک پہاڑ کے قریب تھا۔ لیکن ایک روز ایک سیاہ کتا آیا۔ اور اس مکہ اور آفتاب کے درمیان کھڑا ہوگیا۔ جس سے اس پر روشنی نہ پڑ سکی۔ اسلئے وہ حجاز کی طرف منتقل ہوگیا۔ یہ لوگ ابتک اس پہاڑ کو "مکت" کہتے ہیں۔ ان کے ہاں لڑائی کے بہت سے واقعات مشہور ہیں جن میں وہ اپنے بہادروں کو صفات الٰہی کے ساتھ متصف کرتے ہیں۔ یہ لوگ سنوسی ہیں۔ اور شیخ سنوسی کی بڑی تعظیم کرتے ہیں۔ البتہ انہوں نے کفار سے یہ طریقہ سیکھا ہے۔ کہ جب کوئی غیر مسلم مسافر اگر مساجد کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ تو یہ لوگ ہر ممکن طریقہ سے اس کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ اور اگر وہ مرد ہوتا ہے تو اسکو وضو کرا کے مسجد میں جانے کی اجازت دیتے ہیں اور اگر تحقیقات سے عورت ثابت ہوتا ہے۔ تو مسجد میں جانے نہیں دیتے۔ یہ تحقیقات اسلئے ضروری خیال کی گئی۔ کہ بعض عورتیں مردانہ لباس میں آئیں۔ اور یہ لوگ سمجھے کہ یہ مرد ہے۔ جس نے داڑھی مونچھ منڈا لی ہے۔ اس لئے اسکو مسجد میں جانے کی اجازت دیدی۔ بہر حال اسی وجہ سے یوروپین لوگوں نے یہ غلط خیال قائم کرلیا ہے۔ کہ مسلمان عورتوں کو مسجد میں جانیکی اجازت نہیں دیتے ۔

مذہبی حیثیت سے یہ لوگ ہر قدیم چیز کو مانتے ہیں اور جدید چیز کے منکر ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ وہ لوگ تصوف کو بدعت خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ اب تک اسپر اتنا زمانہ نہیں گذرا ہے کہ اس کو قدامت کا شرف حاصل ہو ۔

ان کا سب سے بڑا مذہبی اجتماع عشرہ محرم میں ہوتا ہے۔ جس میں مختلف ٹولیاں بنا کر ناچتے ہیں۔ اور اس میں تمام قبائل باہم مقابلہ کرتے ہیں۔ جس ٹولی کا ناچ پسند کیا جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اسکو دین و دنیا کی سعادت حاصل ہو گئی۔ بقیہ مذہبی اجتماع وہی عام مسلمانوں کی عیدوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ البتہ وہ خطبہ کے بعد امام کو کنکری مارتے ہیں۔ اور اس کو چومتے ہیں + (معارف)

رپورٹ لجنہ کاٹھ گڑھ

بروز جمعرات مورخہ ۵ ستمبر کو احمدیہ گرل سکول میں خواتین احمدی کاٹھ گڑھ کا ہفتہ واری اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن شریف عزیزہ فضیلت جہاں بیگم نے کی اور بعد میں محمد جان مبارکہ بیگم تاج بی بی نے نظم ملکر پڑھی۔ اور اس کے بعد تاج بی بی نے اپنا مضمون نکاح ثانی بیوہ کے متعلق سنایا بڑا اچھا مضمون تھا۔ اسکے بعد عظمت اہلیہ محمد اسمعیل نے اپنا مضمون سنایا جس میں نماز کے متعلق زور دیا۔ پھر آمنہ بیگم نے اتفاق پر اپنا مضمون سنایا +

امۃ القیوم احمدیہ گرل سکول اہلیہ چوہدری عبدالقدیر۔ کاٹھ گڑھ

احادیث نبوی

(۱) ایک شخص نے اپنی سخت دلی کی شکایت کی فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر، مسکین کو کھانا کھلا تیرا دل نرم ہو جائے گا + (احمد)

(۲) سب سے پہلے میں دروازہ جنت کا کھولوں گا۔ ایک عورت مجھ سے بھی آگے آگے جا رہی ہوگی۔ میں پوچھوں گا تو کون ہے وہ جواب دیگی میں وہ بیوہ ہوں جو بچوں کی پرورش کیلئے اپنے نفس کو روکے رہی اور میں نے نکاح نہیں کیا + (ابو یعلی)

(۳) اگر کسی رانڈ عورت نے باوجود اپنی عزت اور حسن و جمال کے نکاح نہیں کیا اور اپنے بچوں کی پرورش کے لئے اپنی جان کو روکے رکھا یہاں تک کہ وہ بچے بڑے ہو جائیں یا مر جائیں تو یہ عورت اور میں دونو جنت میں دو انگلیوں کی طرح ساتھ ہوں گے + (ابو داؤد)

(۴) جو شخص اپنی لڑکی کو زندہ در گور نہ کرے۔ نہ اس کو ذلیل سمجھے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر مقدم کرے تو اللہ تعالےٰ ایسے بندے کو جنت میں داخل کرے گا + (ابوداؤد)

(۵) جس شخص کے ہاں دو لڑکیاں ہوئیں۔ اور اس نے اُن کے ساتھ بھلائی کی جب تک وہ اسکے پاس رہیں تو یہ لڑکیاں اس شخص کو جنت میں لیجائینگی + (حاکم)

(۶) جس نے پرورش کی تین یا دو لڑکیوں کی۔ تین یا دو بہنوں کی۔ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں یا مر گئیں۔ تو جنت میں وہ اور میں دونو انگلیوں کی طرح ملے ہوئے ہونگے + (ابن حبان) بالغ ہو جائیں یعنی اُن کا نکاح ہو جائے +

(۷) جس نے دو لڑکیوں کو پالا تو جنت میں وہ اور میں اس طرح ساتھ ساتھ داخل ہونگے جس طرح یہ دونو انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔ پھر آپ نے دونو انگلیوں کو ملا کر بھی دکھایا + (ترمذی)

(نور جہان)

التجاء دعا

میں نے اپنی دختر آمنہ بیگم کا نکاح محمد یعقوب صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹی گل بنیچ (گورداسپور) سے کردیا ہے ناظرات مصباح دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس نکاح کو مبارک بنائے + مہر اللہ انٹر لاکنگ از قادیان

آفریدی نوبہار

سکندر خاں نام ایک پٹھان نے "ڈیلی ہیرلڈ" کے ایک نمائندے سے کہا۔ "یقیناً حال ہی میں ایک لڑکی نے آفریدیوں کی رہنمائی کی تھی۔ اس لڑکی کا نام نوبہار ہے۔ خیبر کے سردار گل اکبر خاں مرحوم کی اکلوتی بیٹی ہے"

"نوبہار اپنے باپ کی جانشینی کا حق اسی طرح ادا کرنا چاہتی ہے۔ جس طرح ایک لڑکے سے توقع ہو سکتی ہے۔

"اس نے درۂ خیبر کی دہشت انگیز لڑکی کا خطاب حاصل کر لیا ہے"

جن دنوں میں افغانی علاقے میں آفریدیوں کے حملے سخت تکلیف و مصیبت کا موجب ہو رہے تھے۔ میں سرحد پر فرائض منصبی ادا کر رہا تھا۔

"میں یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ کہ فوجی کارروائیاں کرنے سے قبل رہنمائے قبیلہ کا ارادہ کیا ہے۔

"میں ساری رات چٹانوں پر رینگتا اور چھپ چھپا کر قبائل کی گولیوں سے بچتا رہا حتیٰ کہ سپیدۂ صبح نمودار ہونے کے وقت میں گاؤں میں جا کر ایک وادی میں چھپ رہا۔

"گاؤں کے باشندے ابھی بیدار نہیں ہوئے تھے۔ لیکن نماز کے بعد طلوع آفتاب کے وقت میں نے لوگوں کو میدان میں ایک ڈھیر کے گرد جمع ہوتے ہوئے دیکھا۔

"ایک دریچے کی جھلملیوں میں سے جہاں سے میدان کا منظر صاف نظر آتا تھا۔ ایک انسانی چہرے نے باہر کی طرف جھانکا۔ یہ ایک لڑکی کا چہرہ تھا لیکن ان لوگوں نے اس بظاہر "نوجوان مرد" کو اس طرح سلام کیا۔ کہ گویا وہ ایک زبردست جنگجو سردار ہے۔

"سردار مرحوم کی بیٹی قبائل کی کم از کم سات حملوں میں رہنمائی کرنے کے باعث ان سے اپنی پوزیشن کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب تھی۔

میرا خیال تھا کہ مجھے کسی نے نہیں دیکھا۔ لیکن جب میں نے ایک چٹانی راستے کے گرد چکر کاٹا۔ تو ایک خاردار جھاڑی کے پیچھے سے چھ فٹ قد کا ایک آفریدی نکل آیا۔

"ایک گولی میری کنپٹی کے پاس سے ہو کر گذر گئی آفریدی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ "بس یہیں کھڑے رہو۔ ورنہ تمہاری بیوی رانڈ ہو جائیگی۔ اس نے میری جلد بازی کی وجہ دریافت کی۔ وہ برابر مجھے گھورتا رہا۔ اس کی آنکھوں میں ایک قاتلانہ چمک تھی۔ کیونکہ اس نے میرا مقصد صاف طور پر سمجھ لیا تھا۔

وہ آہستہ سے اور قریب آیا۔ یہاں تک ہمارے درمیان فقط چار پتھروں کی آڑ رہ گئی۔ پھر میں نے جلد بازی سے کام لیکر سیٹی بجائی۔

آفریدی تھوڑی دیر تک میری طرف دیکھتا رہا۔ اور میں نے قریب ترین پتھر کے پیچھے سے ریوالور کے کئی فائر کیے۔

آفریدی کا داہنا بازو بیکار ہو گیا۔ اسکی پگڑی کے بل ٹھوڑی سے نیچے آ رہے۔ میں اسکے زخموں پر پٹی باندھنے کیلئے آگے بڑھا۔ اور میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب میں نے دیکھا کہ اس کے لمبے لمبے بال اس کے کندھوں پر لہرا رہے ہیں۔ اور اس شخص کا چہرہ بعینہٖ وہی تھا۔ یکایک قبائل کی ایک جماعت دوڑتی اور شور مچاتی میری طرف آئی۔ میرے گولی چلانے سے پیشتر انہوں نے مجھے پکڑ کر ایک پتھر سے جکڑ دیا۔ اور میرے دونوں ہاتھ باندھ دیئے گئے۔ اسکے بعد وہ عورت اٹھی اور طنز آمیز مگر گرجدار آواز سے مسکراتی ہوئی بولی۔ "اسے جانے دو۔ اسے ہاتھ نہ لگاؤ۔" گویا میں کوئی ...قابل نفرت حیوان تھا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے صحیح سلامت جانے کی اجازت دیدی *

مردوں کی دشمن عورتیں

گذشتہ صدی میں مشرقی انگلیا میں دو ایسی خوفناک عورتیں پیدا ہوئی تھیں۔ جنہوں نے یہ پیشہ اختیار کیا ہوا تھا کہ وہ دوسری عورتوں کو اس بات کی تلقین کرتی تھیں کہ وہ اپنے خاوندوں کو زہر کے ذریعہ ہلاک کر دیں۔

ان عورتوں کا یہی وطیرہ تھا کہ عورتوں کو خاوندوں کے خلاف بھڑکائیں۔ نیز یہ عورتیں ایک قسم کا زہر بھی فروخت کرتی تھیں۔ جس کے ذریعہ آسانی سے مردوں کو ہلاک کیا جاسکتا تھا۔ اس ظالمانہ کام کی وجہ سے ان کی اسقدر شہرت ہوگئی تھی کہ جو عورتیں اپنے خاوندوں سے کسی وجہ سے ناراض ہو جاتی تھیں وہ ان عورتوں سے مشورہ لینے آیا کرتی تھیں اور وہ طریقے دریافت کیا کرتی تھیں جن کے ذریعہ ان کو ٹھکانے لگایا جاسکے۔ ان عورتوں کے نام سارہ اور میری تھے۔ سارہ دراز قد۔ مضبوط بدن اور طاقتور تھی۔ یہ عورت مردوں سے نفرت کرنے والی کے نام سے مشہور تھی۔ لیکن اس عورت نے اپنی زندگی میں اس قدر خاوند بنائے اس کا اسے خود بھی پتہ نہ تھا۔ اس کے گردو نواح میں رہنے والے مرد اس سے اس قدر خوفزدہ تھے کہ اگرچہ پولیس نے اسکو کئی مرتبہ گرفتار بھی کیا۔ لیکن کسی مرد کا یہ حوصلہ نہ پڑا کہ عدالت میں جاکر اس عورت کے خلاف شہادت دے۔ اس لئے وہ کئی مرتبہ عدم شہادت کی وجہ سے رہا ہوگئی۔

اسی اثنا میں اسکی دوسری سہیلی میری اپنے خاوند کو مار ڈالنے کے الزام میں گرفتار کرلی گئی۔ جسوقت اس کا مقدمہ عدالت میں پیش تھا۔ اس نے اپنے بیان میں کہا کہ مجھے سارہ نے ترغیب دی تھی۔ کہ میں ایک دوائی کے ذریعہ اپنے خاوند کو ٹھکانے لگا دوں۔

اس نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ سارہ پہلی عورت تھی جس نے یہ بات میرے ذہن نشین کرادی تھی کہ خاوندوں کو مار ڈالنے کی ترغیب دینے کا بیوپار بڑا فائدہ مند ہے۔ اسی مقدمہ کی بنا پر سارہ کو بھی گرفتار کرلیا گیا۔

میری کو پھانسی کی سزا دیدی گئی۔ کیونکہ اس بات کو ثابت کرنے کے کافی ثبوت موجود تھے کہ اس کے ذریعہ سے بہت سی عورتوں کے بے گناہ خاوند ہلاک کر دیئے گئے میری کے عدالت میں بیان دینے کی وجہ سے سارہ کے خلاف لوگوں میں بڑی منافرت پیدا ہوگئی۔ اور آخر پولیس اسکے ہمسایوں میں سے دو ایسے اشخاص کو تیار کر سکی جو اسکے خلاف عدالت میں بیان دینے کو آمادہ ہوگئے اور مقدمہ چلنے کے بعد سارہ کو قید کرلیا گیا۔

جو ان خوفناک ظالم عورتوں سے مشورہ لینے کے لئے لڑکیاں آیا کرتی تھیں ان میں سے ایک عورت کا نام بیٹی تھا اس نے اپنے تین خاوندوں کو یکے بعد دیگرے مار ڈالا چنانچہ جب ایک نعش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا تو ثابت ہوا کہ اسکو زہر دیکر مارا گیا ہے۔ اور اسکو پھانسی کا حکم سنا دیا گیا۔ جس وقت یہ عورت قیدی کی حالت میں تھی ایک ڈاکٹر سے کہا کہ میں نے کم از کم دس مردوں کو ہلاک کیا ہے اس نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ میں نے یہ کام محض اپنا شوق پورا کرنے کی غرض سے کیا تھا۔

مذکورہ بالا عورتوں کی تلقین سے جو عورتیں متاثر ہوئیں ان میں سے ایک کا نام نسکلن تھا اسکو مردوں کے مارنیکا اسقدر شوق تھا کہ اس نے عدالت کے کمرے میں ہی دو پہرہ داروں کو ہلاک کر دیا - اس عورت کو مردوں کو مارنیکا اسقدر شوق تھا کہ جب تک وہ کسی مرد کو ہلاک نہ کر دے اسکو تسکین نہ ہوتی تھی اس نے مردوں کو مارنیکا یہ طریقہ اختیار کیا ہوا تھا کہ وہ مردوں کو شراب پلا کر انکے سڑک کے درمیان لٹا دیتی تھی اور ایک بھاری چھکڑا انکے اوپر سے کئی مرتبہ گذار دیتی تھی تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ شخص اتفاقیہ چھکڑے کے نیچے آکر مر گیا ہے ۔ قید کی حالت میں اس نے ایک [illegible] سے بیان کیا کہ " اگر میرے ہزار خاوند بھی ہوتے تو میں یکے بعد دیگرے سب کو اسی طرح ہلاک کر ڈالتی کیونکہ مجھے مردوں سے سخت نفرت ہے میرا یہ خیال ہے کہ مرد دنیا میں اسی غرض سے پیدا کئے گئے ہیں کہ عورتیں ان کو ہلاک کر دیں ÷

انسانی ہمدردی کا صلہ

انگلستان کا ذکر ہے کہ وہاں ایک کسان کی لڑکی ایک غریب اور بیمار شخص کی مدد کی بدولت لاکھوں روپے کی مالک ہو گئی - اس لڑکی کا نام مس مڈلٹن تھا - اس کا باپ جان مڈلٹن لنڈن کے قریب ایک گاؤں میں رہتا تھا - اس کی بیوی مر چکی تھی جان مڈلٹن نہایت نیک اور سادہ طبیعت کا انسان تھا - اس نے اپنی اکلوتی بیٹی کو ایسی اچھی تعلیم دی کہ گاؤں کے سب آدمی اس بچی کو پیار کرتے تھے - جب وہ لڑکی تیرہ چودہ برس کی ہو گئی - تو اپنے باپ کے کام کاج میں اسکا ہاتھ بٹانے لگی - جان کے کئی بھائی بہن بھی تھے - لیکن کسی کو اس غریب کا خیال نہیں تھا - نہ کبھی اس سے ملنے جلنے کے لئے کوئی آتا تھا - اس لحاظ سے دونو باپ بیٹی دنیا میں بالکل تنہا تھے - مس مڈلٹن کا دستور تھا کہ ہر اتوار کو وہ اپنے گھر کی گاڑی میں سوار ہو کر لنکا شائر جایا کرتی تھی - اور ہفتہ بھر کے لئے خانگی ضروریات کی تمام چیزیں وہاں سے خرید کر لے آیا کرتی ÷

ایک اتوار کا ذکر ہے کہ وہ لنکا شائر سے سامان خرید کر لا رہی تھی - کہ راستے میں اس نے سڑک کے کنارے پر ایک بڈھے آدمی کو پڑا دیکھا - بڈھا آدمی میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھا - اسکی حالت سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ سخت بیمار ہے غریب بڈھے کی حالت دیکھ کر مس مڈلٹن کا دل بھر آیا - وہ فوراً گاڑی میں سے اتر پڑی - اور اپنے کوچوان کی مدد سے بڈھے کو گاڑی میں سوار کرا کے اپنے گھر لے آئی - اور اپنے باپ سے تمام کیفیت بیان کی - باپ اپنی بیٹی کی یہ ہمدردی اور نیکی دیکھ کر بہت خوش ہوا - اس بڈھے کو ایک صاف ستھرے مکان میں رہنے کو جگہ دی - اور بڑی توجہ سے اسکی دوا دارو کرنے لگی ÷

بڈھا بہت بدمزاج اور چڑچڑا تھا - لیکن مڈلٹن اس بات کی مطلق پروا نہیں کرتی تھی بلکہ ہمیشہ اس کو آرام پہنچانے کی کوشش میں لگی رہتی - رفتہ رفتہ بڈھے کو آرام ہونے لگا - ایک دن جب جان مڈلٹن کھیت میں کام کرنے گیا ہوا تھا - اور مس مڈلٹن اکیلی تھی - وہ بڈھا مریض ایک چھوٹا سا صندوقچہ ہاتھ میں لئے ہوئے اسکے پاس آیا - اور کہنے لگا - پیاری بیٹی ! تم نے جس محبت اور

پیار کے ساتھ میری خدمت کی۔ میں زندگی بھر اُس کو نہیں بھول سکتا۔ اب میں اچھا ہوں۔ اور بہت جلد تم سے رخصت ہونے والا ہوں۔ اس لئے یہ صندوقچہ جس میں کچھ زیور ہیں۔ اپنی طرف سے تمھیں دینا چاہتا ہوں۔ یہ کہکر بڈھے نے وہ زیورات اسکو دکھائے ؛

مس مڈلٹن ایسے قیمتی زیور دیکھ کر بہت حیران ہوئی۔ اس لئے کہ وہ اس بڈھے کو بہت غریب آدمی سمجھتی تھی مڈلٹن نے جواب دیا کہ ہم نے آپ کی خدمت کسی معاوضہ یا صلہ کی نیت سے نہیں کی ہے۔ علاوہ ازیں میں ایک غریب کسان کی لڑکی ہوں۔ یہ زیور امیر عورتوں کے قابل ہیں۔ میں نہایت ادب کے ساتھ ان کو لینے سے انکار کرتی ہوں ؛

بڈھا یہ بات سن کر حیران رہ گیا۔ اسکو ہرگز ایسے جواب کی امید نہ تھی۔ وہ زیورات کا صندوقچہ بغل میں دبائے کمرے سے نکل گیا۔ آخر وہ گھڑی آگئی۔ جب بڈھے کو اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہونا پڑا۔ وہ بہت مالدار تھا اس نے اپنی ساری پونجی مڈلٹن کے نام وصیت کردی۔ اور اس طرح غریب کسان کی غریب لڑکی مالا مال ہو گئی ؛

ملکہ سے گدا

اس خبر سے کہ پرشیا (جرمنی) کے شاہی خاندان کی ایک ملکہ خانماں برباد کی زندگی بسر کر رہی ہے جرمنی میں سنسنی پھیل گئی۔ اس بات کا اسوقت انکشاف ہوا جبکہ پولیس کے ہیڈکوارٹر میں ایک عورت کو کسی گھریلو جھگڑے کے متعلق پیش ہونا پڑا۔ یہ عورت نہایت خستہ حال چیتھڑے لپیٹے ہوئے پولیس اسٹیشن پر آئی

دوران تفتیش میں اس عورت نے بیان کیا کہ میرا نام نتالیا ہے۔ اور میں سربیا کے سابق بادشاہ سیلان کی ملکہ ہوں۔ شروع شروع میں پولیس نے خیال کیا کہ یہ شاید کوئی فاتر العقل عورت ہے لیکن مزید تحقیقات سے یہ معلوم ہوا کہ نتالیا ادیسن کے ایک کرنیل کی لڑکی تھی جسوقت اسکی عمر سولہ سال کی تھی اسکو ایک ایسی دعوت میں شریک ہونے کا موقع ملا جو سربیا کے شہزادہ کی جانب سے اعلیٰ خاندان کی مستورات کو دی گئی تھی شہزادہ اس نوجوان روسی لڑکی پر فریفتہ ہو گیا اور اسی وقت اس سے شادی کر لی ؛

جشن تخت نشینی کے وقت سربیا کو ترکی سے علیحدہ ملک قرار دیا گیا اسوقت یہ نازنین سربیا کی ملکہ قرار دی گئی لیکن بدقسمتی سے یہ جاہ و جلال بہت دیر تک قائم و برقرار نہ رہ سکا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ اس نوجوان جوڑے کو شہنشاہ جوزف نے اپنی سلطنت میں مدعو کیا اور اپنے مہمانوں کی خاطر و تواضع شاہی طریقہ پر کی۔ اس شاہانہ جشن میں دو دن کے زائد کا عرصہ گذر گیا۔ اس عرصہ میں نتالیا نے محسوس کیا کہ اسکا خاوند ایک دوسری نوجوان لڑکی سے محبت کرتا ہے جس پر بیوی و خاوند میں سخت ناچاقی پیدا ہو گئی اور ملکہ غصہ کی وجہ سے اپنے میزبان سے رخصت مانگے بغیر ہی چپکے سے کسی جانب روانہ ہو گئی اور کچھ مدت کے بعد وہ سربیا میں پہنچی لیکن اب حالات بد سے بدتر ہوتے چلے گئے۔ بادشاہ نے اسکو طلاق دیدی اور قانونی عدالتوں کے ذریعہ اپنے حقوق سے محروم کردی گئی اگرچہ نتالیا نے محل اور اپنے ملک کو چھوڑنے سے انکار کر دیا تھا لیکن اسکو زبردستی سربیا سے نکال دیا گیا اور ہمیشہ کے واسطے آنیکی ممانعت کردی گئی۔ ازاں بعد نتالیا نے ایک معروف ہستی کے طور پر زندگی گذارنی شروع کردی اور بیس سال اسی حالت میں گذار دیئے ؛ روس کے انقلاب کے بعد اسکی امداد کے تمام ذرائع منقطع ہو گئے اور وہ نہایت غربت کی زندگی گذارنے لگی۔ اور اسوقت حیرت انگیز طریق پر اس راز کا انکشاف ہوا ؛

بدشکل خادمہ سے خوف کھانے کا عجیب و غریب قصہ

پیرس ۱۵ ر ستمبر - ایک "جنٹلمین چور" نے پیرس کی ایک عدالت میں ذیل کا بیان دیا ہے:-

جس دن مجھے گرفتار کیا گیا - میں ایک شخص کی موٹر پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھ گیا - اور جہاں مجھے جانا تھا - وہاں پہنچ گیا - وہاں میں نے ایک ڈاکٹر کے گھر پر نہایت آہستہ دستک دی - تاکہ ہمسائے جاگ نہ اٹھیں - ڈاکٹر نہ جاگا - اور میں اسکے گھر میں گھس گیا - نہایت اطمینان کے ساتھ میں نے اپنا کام ختم کیا - اور واپس چلا آیا - واپس آتے وقت میں نے سڑک کے قریب درختوں کے جھنڈ میں ایک مکان دیکھا - خیال آیا کہ اس میں نقب لگاؤں - لیکن مجھے نقب لگانے کی ضرورت نہ پڑی - کیونکہ سامنے کا دروازہ آسانی سے کھل گیا - میں چند سیڑھیاں نیچے اترا تو معلوم ہوا - کہ میں ایک تہ خانہ میں پہنچ گیا ہوں - نیچے میں تھوڑی دیر ٹھیرنے کے بعد محسوس ہوا - کہ وہاں کوئی اور متنفس بھی موجود ہے - میں نے اپنی جیب سے برقی لیمپ نکال کر اس گوشہ پر روشنی ڈالی - جدھر سے متنفس کی آواز آ رہی تھی - وہاں سے ہڈیوں کا ایک پنجر اٹھا - جسے میں بھوت ہی کہہ سکتا ہوں - اور زور کا ایک قہقہہ لگا کر میرا مغز استخوان خشک کر دیا - میری زندگی میں یہ پہلا موقعہ تھا - کہ میں اس طرح ڈرا - میں نے لیمپ وہیں پھینکا - باغ میں آیا - اور وہاں سے ایک ہی جست میں باہر پہنچ گیا - اور تھوڑی دیر کے بعد میں پکڑ لیا گیا - اس قہقہہ کی یاد میرے لئے اس وقت تک بھی سوہان روح ہے - اور میں نے فیصلہ کر لیا - کہ تمام واقعات آپ سے من و عن بیان کر دوں - جج نے اس معاملہ کی تحقیقات کرنی چاہی - مالکان مکان سے دریافت کیا گیا - کہ انکے مکان میں کوئی جن بھوت رہتا ہے - انہوں نے جواب نفی میں دیا - مگر ساتھ ہی یہ بتایا کہ ہم اپنی فربہ خادمہ کو رات کے وقت تہ خانہ میں بند کر دیا کرتے ہیں - وہ خادمہ جب عدالت میں حاضر کی گئی - تو جنٹلمین چور اس سے پھر ڈر گیا - اور اس نے کہا - کہ مجھے اب بھی یہ بھوت ہی نظر آ رہی ہے - خدا کے لئے اسے میرے سامنے سے ہٹائیے - اور جو چاہیئے مجھے سزا دیجئے *

ساس بہو میں تنازعہ کا خاتمہ

نواکھلی ۲۴ ر ستمبر - گذشتہ اپریل کا واقعہ ہے کہ ریگم گنج میں ایک لڑکی کا اُس کی ساس سے جھگڑا ہو گیا - جسکو لڑکی کا خاوند گوارا نہ کرسکا - اور اس نے اپنی اہلیہ (لڑکی) کو ملک جاودانی کی راہ دکھلائی - اور اُس نے یہ شہرت کر دی کہ اُسکی بیوی ہیضہ کی وباء سے فوت ہو گئی ہے - اور اسکو جلانے کیلئے مرگھٹ لے گیا - اس معاملہ کی خبر یونین بورڈ کے چند ممبران کو ہو گئی - اور فوراً جائے وقوعہ پر پہنچے اور جملہ پارٹی کو اُس کے بُرے انجام سے آگاہ کرتے ہوئے - لاش کو چتا سے نکالنے کیلئے کہا - جسوقت لاش نکالی گئی - تو وہ آدھی کے قریب جل چکی تھی *

پولیس بھی واقعہ کی خبر ملتے ہی گاؤں مذکور میں پہنچی اور لاش پوسٹ مارٹم کے لئے بھیجدی گئی - مگر موت کا اصلی سبب معلوم نہ کیا جاسکا - کہا جاتا ہے کہ پولیس نے تحقیقات کرنے پر پتہ چلایا کہ واقعہ بالکل سچ ہے - مگر کافی شہادتیں نہ ملنے کے باعث خلاف مقدمہ چلانا مشکل ہے - معاملہ کی مزید تحقیقات ہو رہی ہے *

آل ایشیا خواتین کانفرنس کا اجلاس

مدراس - ۲۹ ر ستمبر - آل انڈیا ویمنز کانفرنس نے ایک بلیٹین

شائع کیا ہے۔ جس میں گذشتہ مطبوعات کو پیش کرتے ہوئے غیر ایشیائی ممالک کے حالات کی تفصیل اور آل انڈیا مجلس استقبالیہ کے ارکان کی بھرتی کی اپیل کی گئی ہے، خواتین ہند نے جو تجویز کی تھی، کہ ایشیا کی تمام خواتین ہندوستان میں ایک کانفرنس کریں اس تجویز کو نمایاں قبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اب مندوبین کے خیر مقدم کے لئے انتظامات کئے جارہے ہیں۔

اس کانفرنس کے مجوزوں کا خیال ہے کہ کانفرنس کے انعقاد میں ہندوستان کی موجودہ حالت کی وجہ سے کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہوگی کانفرنس کا اجلاس ۲۳ سے ۳۰ جنوری تک بمقام لاہور جاری رہیگا۔ اس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں:-

(۱) مشترکہ مذہبی تہذیب کی حامل ہونیکے پیش نظر خواتین ایشیا میں جذبات اتحاد کو فروغ دینا +

(۲) مشرقی تہذیب کے نقائص کا جو آجکل پیدا ہو رہے ہیں علاج تلاش کرنا اور ان پر تنقید کرنا خرابی صحت۔ ناخواندگی۔ افلاس۔ محنت کی اُجرت کی کمی۔ بچوں کی موت اور رسوم شادی +

(۳) مشرقی تہذیب کے اوصاف سادگی۔ فلسفہ۔ ہنر۔ خاندان کا طرز معاش و تہذیب۔ والدہ کا احترام اور روحانی تحقیقات کرنا کہ قوم کے مفاد کے لئے مخصوص رکھی جا سکیں +

(۴) ان مغربی اثرات کی چھان بین جو ایشیا کے مناسب حال ہیں (تعلیم لباس نقل و حرکت کی آزادی سینما۔ مشینری)

(۵) مختلف ایشیائی ممالک کی خواتین کی حالت کے متعلق تجربات اور اصولوں کے مبادلہ کر کے ایک دوسرے کو تقویت پہنچانا (اقتصادی سیاسی اور روحانی درجہ)

(۶) عالمگیر امن و امان کو ترقی دینا۔

فلسطین۔ شام۔ لنکا۔ نیپال۔ عراق۔ برما۔ سیام۔ ہند چینی۔ ملایا۔ موصل۔ ایران۔ بلوچستان سے اتحاد عملی کے جوابات موصول ہو گئے ہیں +

ایک کسان نے اپنی بیوی کو قتل کر کے خودکشی کر لی

سکندر آباد (نظام سٹیٹ) ۲۳ ستمبر۔ موضع سوریہ پیٹ سے ایک دردناک واقعہ کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک معزز کاشتکار مسمی ونیکٹ نرسنگھ ریڈی فصلوں کے برباد ہونیکے باعث بہت مایوس ہو گیا۔ ایک روز یہ معلوم کر کے کہ اسکی والدہ کو کھانے کیلئے غلہ بھی اودھار لانا پڑا اس نے خود کو اپنی بیوی کے ساتھ ایک کمرے میں مقفل کر دیا اور وہاں بیوی کو اسکی مرضی سے قتل کرنے کے بعد ماں کو الوداع کہی اور خود کو گولی مار لی۔ پڑوسیوں نے دروازہ توڑا لیکن انکو اس نوجوان جوڑے کی لاشیں ہی مل سکیں +

بیوی کو قتل کر دیا

کلکتہ ۲۳ ستمبر۔ آج کورونر جیوری کے روبرو مسز الم طامسن کی لاش کے متعلق تحقیقات ہوئی۔ مسز طامسن اُسکے خاوند نے مسٹر طامسن نے سڑک پر جاتے ہوئے قتل کر دیا تھا۔

جیوری نے فیصلہ دیا کہ موت چاقو کے زخموں سے واقع ہوئی ہے۔ جو کہ مسٹر طامسن نے لگائے ہیں۔ ملزم کو چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے سیشن سپرد کر دیا ہے +

بیوی کی لاش سے محبت

ڈسلڈحاف (جرمنی) میں ایک اٹیلین کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ جس سے اُسے از حد محبت تھی لہٰذا اُس نے مرحوم کو یادگار کیلئے اپنے گھر میں ایک ماہ تک ایک تابوت میں بند کر کے رکھا۔ وہ روز اسکے سامنے بیٹھ کر زار و قطار رو کر اپنی محبت کا اظہار کیا کرتا تھا۔ اس معاملہ کی اطلاع پولیس کو ہو گئی۔ اُس نے اُسے دفنانے کیلئے حکم دیا۔ مگر اس نے لاش دینے سے انکار کیا۔ اور نظیر پیش کی کہ ایک اور لاش بھی اسی طرح اسکے ایک دوست نے رکھی ہوئی ہے۔ پولیس نے اسکی کچھ شنوائی نہ کی۔ اور زبردستی لاش لے گئی +

بلیوں نے ایک بچہ کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا

لورپول ۱۶ ستمبر - کورونر کی عدالت میں مسز اسٹوارٹ نامی ایک خاتون نے اپنے ۵ ماہ کے بچہ کی ہلاکت کے دردناک واقعات بیان کیئے۔ اس نے بتلایا کہ اسکے بچہ کو بلیوں نے گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا۔ خاتون کا بیان مظہر ہے کہ اسکے گھر میں بلیوں کی کثرت ہے وہ اور اس کا خاوند انکو نکالتے نکالتے عاجز آگئے تھے اور انکے خوف سے وہ ایک روز اپنے بچہ کو اپنی ماں کے مکان میں بستر پر سوتا چھوڑ کر چلی گئی۔ واپسی پر اس نے دیکھا بچے کے بستر پر تین بلیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ اسکے اندر جانے پر اس نے انکو بھگا دیا۔ لیکن بچے کی جانب نظر اٹھا کر دیکھا تو اس کو معلوم ہوا کہ وہ مر چکا ہے ؎

کورونر نے فیصلہ کیا کہ بچہ کی موت گلا گھونٹ دینے کے باعث واقع ہوئی ہے ؎

اقتباسات

(مندرجہ ذیل واقعات زمانہ نبوی کو محترمہ عطیہ نصرت خانم کے مضمون سے اقتباس کیا گیا ہے ؎ (ایڈیٹر))

(۱)

ابو بصرہ غفاری کا بیان ہے۔ کہ جن دنوں وہ کافر تھے۔ ایک مرتبہ مدینہ میں آنحضرت صلعم کے پاس آکر مہمان رہے۔ اور رات کو گھر کی تمام بکریوں کا دودھ پی گئے۔ میزبان نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا۔ بلکہ اہل بیت نبوی کے حصے کا دودھ بھی اسے پلا دیا۔ اور وہ سب بھوکے رہے ؎

حضرت اسما فرماتی ہیں۔ کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں انکی والدہ جو مشرکہ تھیں۔ حضرت اسماء کے پاس مدد کی التجا لے کر مدینہ آئیں۔ انہوں نے آنحضرت صلعم کے پاس آکر استفسار کیا۔ کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کریں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ان کے ساتھ نیکی کرو۔ ابو ہریرہ کی ماں کافر تھیں۔ آنحضرتؐ کو گالیاں دیتی تھیں۔ ابو ہریرہؓ نے خدمت اقدسؐ میں عرض کی۔ آپؐ نے بجائے غیظ و غضب کے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ؎

(۲)

غزوہ احد میں عبداللہ بن قمیہ آنحضرتؐ کے قریب آیا۔ اور چہرہ مبارک پر تلوار ماری۔ اسکے صدمے سے خود کی دو کڑیاں چہرۂ مبارک میں پیوست ہو گئیں۔ آپؐ کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ ربّ اغفر قومی فانہم لا یعلمون (اے خدا میری قوم کو بخشدے۔ وہ جانتے نہیں)

(۳)

خیبر کے یہودیوں سے جب صلح ہوئی۔ اور وہاں کی زمین مجاہدین میں تقسیم ہو گئی۔ تو عبداللہ بن سہل ایک دفعہ کھجوروں کی بٹوائی پر وہاں گئے۔ طلیبہ انکے چچازاد بھائی بھی انکے ساتھ تھے۔ راستے میں کسی نے عبداللہ کو قتل کر کے لاش ایک گڑھے میں ڈال دی۔ طلیبہ نے آکر رسول اللہ صلعم کے پاس آکر استغاثہ کیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ تمہارے پاس عینی شہادت ہے۔ کہ یہودیوں نے انکو قتل کیا ہے۔ بولے میں نے آنکھ سے نہیں دیکھا۔ آپؐ نے یہود سے حلف دینے کا حکم دیا۔ وہ بولے۔ کہ یا رسول اللہ انکی قسم کا کیا اعتبار وہ سو دفعہ جھوٹی قسم کھا لینگے۔ خیبر میں یہود کے سوا اور کوئی قوم آباد نہ تھی۔ یہ یقین تھا۔ کہ یہود نے ہی عبداللہ بن سہل کو قتل کیا ہے۔ تاہم چونکہ عینی شہادت موجود نہ تھی۔ آنحضرتؐ یہود سے متعرض نہ ہوئے۔ اور خون بہا کے سو اونٹ بیت المال سے دلوائے ؎

(۴)

شعب ابی طالب میں تین برس تک ان ستمگروں نے آپؐ کو اور آپ کے خاندان کو اس طرح محصور کر رکھا۔ کہ غلّہ کا ایک دانہ ان تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ بچّے بھوک سے روتے اور بلبلاتے تھے۔ اور یہ شقی القلب ان کی آوازیں سُنکر ہنستے اور خوش ہوتے تھے۔ لیکن اسکے معاوضہ میں رحمت عالم کا سلوک انکے ساتھ ملاحظہ ہو۔ مکہ میں غلّہ یمامہ سے آتا تھا۔ یمامہ کے رئیس ثمامہ بن اثال تھے۔ جب یہ مسلمان ہو کر مکہ گئے تو قریش نے تبدیل مذہب پر انکو طعنہ دیا۔ انہوں نے غصّہ میں قسم کھائی۔ کہ خدا کی قسم رسول اللہؐ کی اجازت کے بغیر گیہوں کا ایک دانہ نہیں ملیگا۔ اس بندش سے مکہ میں قحط پڑ گیا۔ آخر گھبرا کر قریش نے اس آستانے کی طرف رجوع کیا۔ حضورؐ کو رحم آیا۔ اور آپؐ نے ثمامہ کو بندش اُٹھا لینے کا حکم بھیجا۔ اور حسب دستور غلّہ بھیجا جانے لگا ؏

(۵)

ایک دفعہ ایک یہودی نے برسر بازار کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ کو تمام انبیاء پر فضیلت دی + ایک صحابی وہاں موجود تھے۔ ان سے رہا نہ گیا۔ انہوں نے پوچھا "کیا محمد صلعم پر بھی" اس نے کہا "ہاں" انہوں نے غصے میں اسکے ایک تھپڑ مار دیا۔ آنحضرتؐ کے عدل و کرم پر دشمنوں کو بھی اسقدر اعتماد تھا۔ کہ وہ یہودی سیدھا آپؐ ہی کی خدمت اقدس میں حاضر ہُوا۔ اور واقعہ عرض کیا۔ آپؐ اس صحابی پر بہت ناراض ہوئے ؏

غزوات میں عورتیں

(۱)

غزوۂ احد میں حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت انسؓ کی والدہ اُمّ سلیم زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ صحیح بخاری میں آیا ہے۔ کہ حضرت عائشہ اور ام سلیم پائنچے چڑھائے ہوئے مشک بھر بھر کر لاتی تھیں مشک خالی ہو جاتی تھی۔ تو پھر جا کر بھر لاتی تھیں ؏

(۲)

اُحد میں کفار نے پہاڑ کے عقب سے اس طرح حملہ کیا۔ کہ مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ اور ایک عام سراسیمگی پھیل گئی۔ آنحضرتؐ کے ساتھ صرف چند سرفروش باقی رہ گئے تھے۔ اُن میں ایک صحابیہ اُمّ عمارہ بھی تھیں۔ جو آنحضرتؐ کے پاس پہنچکر سینہ سپر ہو گئی تھیں۔ کفار بڑھتے تھے۔ تو وہ تلوار ہاتھ میں لے کر انہیں روک لیتی تھیں ؏ جب عرب کا مشہور شہسوار ابن قمیئہ آنحضرتؐ پر حملہ کرنے کے ارادہ سے بڑھا۔ تو اُمّ عمارہ نے آگے بڑھکر نہایت شجاعت سے اُسے روک لیا۔ اُس نے تلوار ماری اُمّ عمارہ کا کندھا زخمی ہو گیا۔ انہوں نے وار کیا۔ لیکن وہ زرہ پہنے ہوئے تھا۔ تلوار اچٹ کر رہ گئی ؏

(۳)

اُحد میں آنحضرتؐ کی وفات کی خبر مشہور ہوئی۔ تو مدینہ سے لوگ دوڑے دوڑے آئے۔ حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا نے سُنا۔ تو بیتابانہ خدمت اقدس میں پہنچیں۔ دیکھا۔ کہ روئے اقدس سے خون جاری ہے۔ حضرت علیؓ سپر میں پانی بھر کر لائے۔ جناب فاطمہ زہرا چہرہ کو دھوتی جاتی تھیں لیکن خون برابر جاری تھا۔ آخر چٹائی کا ٹکڑا جلا کر زخم پر رکھا۔ اور خون فوراً تھم گیا ؏

(۴)

غزوۂ خندق میں جب یہود اور مشرکین قریش چوبیس ہزار جنگ آزماؤں کی جمعیت لے کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ تو آنحضرتؐ نے خواتین کو بنو قریظہ کی آبادی کے پاس ایک قلعہ میں بھیجدیا۔ اور حسان بن ثابت کو اُن کی حفاظت پر متعین کر دیا ؏

ایک یہودی سراغ لگاتا ہُوا قلعہ کے دروازے پر پہنچ گیا۔ حضرت حمزہؓ کی بہن حضرت صفیہؓ نے اسے دیکھ لیا۔ اور حسان بن ثابت سے کہا۔ کہ قلعہ سے اُتر کر اسے قتل کردو۔ اتفاقاً حسان کو ایک عارضہ ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ قلعہ سے اُتر نہیں سکتے تھے۔ حضرت صفیہ نے خیمہ کی ایک چوب اُکھاڑ لی۔ اور یہودی کے سر پر اس زور سے ماری۔ کہ سر پھٹ گیا۔ اور پھر خود اُس کا سر کاٹ کر خندق میں پھینک دیا ؏

(۵)

غزوہ خیبر میں کئی خواتین نے شرکت کی۔ جب آنحضرتؐ نے اُن سے پُوچھا۔ تم کیوں آئیں؟ تو انہوں نے جواب دیا ہم زخمیوں کی تیمارداری کریں گی۔ اور تیر اُٹھا اُٹھا کر لائیں گی۔ آنحضرت صلعم نے جب فتح خیبر کے بعد مالِ غنیمت تقسیم کیا۔ تو ان خواتین کو بھی حصّہ دیا گیا ؏

طاقت کی بے نظیر دوا

کنارسی رونس کنارسی رونس نہایت بیش قیمت کشتوں اور قیمتی ادویات سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہو سکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ آواز کو صاف کرتی ہے رنگ کو نکھارتی ہے دل کو فرحت بخشتی ہے جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی ہے۔ عورتوں کے جملہ امراض میں مفید ہے۔ ایام میں درد۔ کثرت یا قلت حیض۔ حمل کا نہ ٹھیرنا۔ یا اسقاط ہو جانا۔ بچے کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کیلئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی۔ خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت۔ ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اسکے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانے نزلہ اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ تھکان کو دور کرتی ہے۔ بینائی کو طاقت دیتی ہے۔ قیمت باوجود ان سب خوبیوں کے دو روپے (عہ) فی شیشی علاوہ محصول ڈاک۔ تین شیشی ۵ - چھ شیشی ۱۰ ٭

دلکشا ہیئر آئل بالوں کا خیال نہ صرف عورتوں کیلئے ہی ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کیلئے بھی دلکشا ہیئر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت۔ ملائم۔ مضبوط اور لمبا کرتا ہے بلکہ بفہ یعنی سکری کا بھی علاج ہے۔ پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ اور تین شیشی سات روپے۔ علاوہ محصول ڈاک ٭

دلکشا عطر ہمارے کارخانے میں ہر قسم کے عطر نئے طریق پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں کوشش کی گئی ہے کہ عطر کی خوشبو پھول سے مشابہ ہے۔ ڈیڑھ روپیہ سے لیکر آٹھ روپیہ تولہ تک ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں ٭

سرمہ نورانی آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ککرے۔ بصارت کی کمزوری۔ آنکھوں کی سرخی۔ دھندلا جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ زخم۔ پانی کا بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت دو روپے فی تولہ ٭

دلکشا سنون دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو۔ اور دانتوں کے ہلنے اور ان کے کیڑوں کے دور کرنے کے لئے اور درد دندان کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ

مینجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

رجسٹرڈ نمبر ۲۰۶
اخبار مصباح ۔ قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب

یہ **پھول** اور **بیل** غلاف تکیہ گدیلے

و میز پوش پر نہایت بھلے معلوم ہونگے ؀

آمنہ بیگم ۔ موضع کرٹیانوالہ
ضلع گجرات پنجاب

انگریزی سیکھنے والے!

دیکھئے دختر صاحبہ جناب مرزا صمصام الدین خاں صاحب انسپکٹر پولیس مظفر گڈھ کیا فرماتی ہیں ۔ "جدید انگلش ٹیچر (مصنفہ صدیق الحسن خاں سابق ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول شملہ) واقعی لاجواب کتاب ہے ۔ بغیر اُستاد انگریزی سیکھنے میں کچھ زحمت نہیں اُٹھانی پڑتی ۔ ہم پردہ نشین لڑکیوں کے لئے ایک لائق اور بہترین اُستاد کا کام دیتی ہے"

جناب محمودہ اختر صاحبہ بنت خواجہ محمد عبداللہ صاحب بی اے تحصیلدار پاکپٹن فرماتی ہیں "پردہ دار گھروں میں اگر اُردو دان انگریزی سیکھنا چاہیں تو اس سے بہتر اُستاد نہ ملیگا"

اگر بہت جلد اور آسانی سے انگریزی گرامر ترجمہ اور خط و کتابت وغیرہ نہ سکھائے تو کل قیمت واپس منگوالیں ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک ؀

قمر برادرز (۱۴۲) شملہ

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا ؀